www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:26 ☆ تاریخ:25 جون 2018 تا یکم جولائی 2018ء بمطابق 10 شوال 16 شوال 1439ھ ☆ صفحات:16

امت مسلمہ سے یمن کے مظلوموں کی فریاد؟

اگر آپ خطیب یا امام جمعہ ھیں تو آپ اپنے خطبے میں آل سعود کی مذمت اور یمنی مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی و ھمدردی کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں. اگر آپ اھل قلم ھیں تو اپنی قلمی تلوار سے زیادہ موثر طاقت کو آل سعود کے ظلم و ستم کے خلاف استعمال کریں اور یمن کے مسلمانوں کی مظلومیت کے بارے میں لکھ کر اپنا احتجاج ریکارڈ کرائیں. اگر آپ سماجی شخصیات ھیں تو ترجیحی بنیاد پر معاشرے کے افراد کو یمن کے مسلمانوں پر ھونے والے مظالم سے آگاہ کریں. اگر آپ ان میں کوئی ایک بھی نھیں تو سوشل میڈیا، فیس بک، واٹس ایپ، ٹیوٹر وغیرہ بھی اھل یمن کی مظلومیت اور آل سعود کا منحوس و مکروہ ظالمانہ چھرہ دنیا والوں کے سامنے نمایاں کرسکتے ھیں. ھمیشہ کے لئے یاد رکھنے کی بات یہ ھے کہ دوسروں کے لئے دل میں دکھ درد رکھنا ھی انسانیت کی نشانی ھے.

تحریر: محمد حسن جمالی

اسلام کی نظر میں حقیقی مسلمان وہ ہے، جو فقط اپنے بارے میں نہیں سوچتا بلکہ مسلمانان جہاں کے بارے میں فکرمند رہتا ہے، وہ اس وقت تک سکون محسوس نہیں کرتا، جب تک سارے مسلمان امن اور سکون کے گہوارے میں نہ ہوں، وہ دوسرے مسلمانوں کی خوشی، غمی، دکھ اور درد میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے غافل رہنے کی اجازت نہیں دی ہے، اس نے مسلمانوں کو جسم واحد قرار دیا ہے، جس طرح جسم کے کسی ایک حصے میں درد ہو تو انسان پورے اعضاء بدن میں درد محسوس کرتا ہے، ویسے ہی دنیا کے جس گوشہ و کنار میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو، اسلامی تعلیمات کے مطابق ضروری ہے کہ دوسرے مسلمان اسے اپنے اوپر ہونے والے مظالم سمجھ کر ان کی نصرت کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ یہاں تک کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد (ص) نے واضح طور پر کھلے الفاظ میں فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے امور کے بارے میں اہتمام کئے بغیر صبح کرے، وہ مسلمان نہیں، نیز فرمایا اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کو مدد کے لئے پکارے، لیکن وہ لیت و لعل اور اگر مگر سے کام لیتے ہوئے اس کی مدد نہ کریں تو وہ مسلمان نہیں۔

آج کرہ ارض پر یوں تو جگہ جگہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن امریکہ و اسرائیل اور ان کے نوکر آل سعود آل یہود کائنات میں مسلمانوں کا گھیرا تنگ کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں، اس ہدف کی تکمیل کے لئے انہوں نے یہ نقشہ کھینچ رکھا ہے کہ پہلے تلوار اور بندوق دکھا کر مسلمانوں کو خوفزدہ کریں، انہیں خوب ڈرا دھمکا کر اپنا غلام مطلق بنائیں، پھر ان کے ملکوں کے منابع دونوں ہاتھوں سے لوٹیں، ان کی دولت سے عیاشی کریں۔ چنانچہ بہت سارے ممالک میں اسلام دشمن قوتیں اپنے اس مزموم غیر انسانی ہدف میں کامیاب ہوگئیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج اکثر اسلامی ممالک امریکہ و اسرائیل کی غلامی پر افتخار کرتے نہیں تھکتے اور ایسے ملکوں میں زندگی بسر کرنے والے مسلمان ذلت، حقارت اور فقر و تنگدستی میں اپنی زندگی کے لمحات گزارنے پر مجبور ہیں۔

انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی سے پہلے مسلمانان جہاں مغربی طاقتوں کے سامنے سر تسلیم خم رہنے کو اپنی تقدیر سمجھتے تھے، ان کا یہ پکا عقیدہ بنا ہوا تھا کہ امریکہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے، اس کی مخالفت کرتے ہوئے اس سے مقابلہ کرکے غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا حماقت کی علامت ہے۔ وہ امریکہ کی غلامی سے نجات پاکر استقلال اور آزادی سے زندگی گزارنے کو ایک ناممکن امر سمجھتے تھے، لیکن زمانے کی نبض پر ہاتھ رکھنے والی عظیم علمی شخصیت امام خمینی (رہ) نے ایران کی سرزمین پر امریکہ کے پٹھو رضا شاہ کی طاقتور حکومت کا تختہ الٹ کر دنیا کے مجبور و مقہور مسلمانوں کو یہ ثابت کر دکھایا کہ سب سے بڑی طاقت اللہ کی ذات ہے، جس نے دنیا کی ساری طاقتوں کو وجود بخشا ہے، اس کی طاقت کے سامنے دنیا کی طاقتوں کی کوئی اہمیت و حیثیت نہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ انقلاب اسلامی دنیا کی مظلوم اقوام کی بیداری کے لیے منارہ نور ثابت ہوا۔ انقلاب اسلامی کی کامیابی کی بدولت انہیں یہ سمجھنے کا موقع ملا کہ اگر ہم اللہ کی طاقت پر بھروسہ کرکے میدان میں استقامت کا مظاہرہ کریں تو کامیابی ہمارا مقدر بن کے رہے گی۔

اسلامی انقلاب سے بہت سارے اسلامی ممالک میں بیداری آئی، جس سے الہام لیتے ہوئے مسلمانوں نے اپنے اوپر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز بلند کرنا شروع کر دی۔ انہوں نے اپنے حقوق کے حصول کے لئے میدان میں نکل کر جدوجہد کی اور اس راہ میں موجود موانع کا پوری جوانمردی سے مقابلہ کیا اور کر رہے ہیں، جس کی مثال بحرین، یمن، شام اور فلسطین میں واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ ان ملکوں میں مسلمان بیدار ہو کر اپنے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ قابل غور بات یہ ہے کہ مسلم بیداری انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد سے مسلسل پھیلتی جا رہی ہے، جسے سپر طاقت کے مدعی امریکہ و اسرائیل اپنے لئے خطرے کی گھنٹی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس کے سدباب کے لیے وہ بھاری مقدار میں سرمایہ خرچ کر رہے ہیں۔ امریکہ نے کافی سرمایہ خرچ کرکے داعش کے نام سے دنیا کے وحشی صفت انسان نما درندوں کو جمع کیا، انہیں مکمل طور پر جنگی اور درندگی کی تعلیم دلوائی، انہیں باقاعدہ منظم طریقے سے ٹریننگ کے مراحل سے گزارا، پھر اسلحے سے انہیں لیس کرکے ان تمام ملکوں میں روانہ کر دیا گیا، جن میں مسلم بیداری عروج پا رہی تھی، لیکن پوری دنیا کے علم میں ہے کہ ہر جگہ داعش کو عبرتناک شکست ملی، جس سے امریکہ و اسرائیل کے ناپاک عزائم خاک میں مل گئے، لیکن شیاطین نے اس سے عبرت لینے کے بجائے اپنی شیطانی طاقتوں کو یکجا کرکے ایک بار پھر گذشتہ تین سالوں سے آل سعود آل یہود کے ذریعے یمن کے مظلوم مسلمانوں پر مسلط کردہ جنگ کی شدت میں اضافہ کر دیا ہے۔

اس وقت یمن کے مسلمان آل سعود کی بربریت اور آتش ستم میں جل رہے ہیں۔ وہ انسانی بنیادی ضروریات جیسے پانی، خوراک، ادویات، بجلی سے محروم ہو کر زندگی اور موت کے درمیان سانس لے رہے ہیں۔ یمن کی ستر فیصد آبادی امداد پر زندہ ہے، جس کی ترسیل کا اہم راستہ الحدیدہ ہے، مگر اس وقت آل سعود، امریکہ و اسرائیل کے اشارے سے اس امدادی راہ کو بھی منقطع کرنے کے لئے الحدیدہ جیسی اہم بندرگاہ پر اپنی پوری توجہ مرکوز کر رکھی ہے اور اسے نشانہ بنا کر مسلسل میزائل داغے جا رہے ہیں، جس سے یمن کی سرزمین پر انسانیت لہولہان ہے، ہزاروں لوگ شہید اور زخمی ہو چکے ہیں، بہت سارے مقامات کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں، بے شمار گھروں کو نقصان پہنچا ہے، ہزاروں بچے یتیم اور ہزاروں عورتیں بیوہ و بے سرپرست ہو چکی ہیں۔ تین سال سے یمنیوں کے کاروبار اور معیشتی فعالیت معطل ہے، جس کی وجہ سے ان کی معیشت تباہ ہو چکی ہے اور انتہائی بے سروسامانی و کسمپرسی کی حالت میں یمنی مسلمان مرد، عورت اور بچے موت کا انتظار کر رہے ہیں۔

تین سالوں سے یمنی مظلوم مسلمان حالت جنگ میں ضرور ہیں، لیکن ایمانی طاقت کے بل بوتے پر وہ مایوسی کا شکار ہوئے بغیر میدان میں استقامت دکھا رہے ہیں، آل سعود کے وحشی درندوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس بات میں شک نہیں کہ جلد ان کی استقامت رنگ لائے گی اور انشاء اللہ یمن تو کر آل سعود اور اس کے مددگاروں کو یمن میں بھی تاریخی شکست سے دوچار کرا کے سوگ کی نیند میں سلا کر ہی دم لیں گے، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یمن کے حوالے سے مسلمانان جہاں کی بھی کوئی ذمہ داری بنتی ہے؟ کیا مسلمانوں کو مسئلہ یمن پر خاموش تماشائی بنے رہنا چاہیے یا اس حوالے سے ان کا بھی کوئی وظیفہ بنتا ہے؟ جواب بالکل واضح ہے کہ یمنی مسلمانوں پر آل سعود کفار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مظالم کے پہاڑ گرائے جا رہے ہیں۔ بلاشبہ آل سعود ظالم اور یمنی مسلمان مظلوم ہیں اور ظالم کے خلاف اور مظلوم کی حمایت کرنا ضروری ہے۔ پس مسلمانان جہاں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنی طاقت و توان کے مطابق یمنی مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کریں۔ وہ جس شعبہ زندگی سے تعلق رکھتے ہوں، یمن کے مسلمان بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا ثبوت دیں، کیونکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ظالم سے نفرت اور مظلوم کی نصرت کرنا ضروری ہے۔

اگلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سارے مسلمان یمن جا کر یمنی مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر ظالم سعودی کے درندوں سے مقابلہ تو نہیں کر سکتے تو وہ کیسے اور کس طرح ان کی مدد و حمایت کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مظلوم کی نصرت اور حمایت فقط یمن میں جا کر یمنی مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنے میں منحصر نہیں ہے بلکہ مسلمان دنیا کے جس کونے میں بھی رہتے ہوں، وہ اپنی صلاحیت کو ان مظلوموں کی حمایت میں استعمال کرکے ان کی حمایت کر سکتے ہیں۔ اگر آپ خطیب یا امام جمعہ ہیں تو آپ اپنے خطبے میں آل سعود کی مذمت اور یمنی مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی و ہمدردی کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔ اگر آپ اہل قلم ہیں تو اپنی قلمی تلوار سے زیادہ موثر طاقت کو آل سعود کے ظلم و ستم کے خلاف استعمال کریں اور یمن کے مسلمانوں کی مظلومیت کے بارے میں لکھ کر اپنا احتجاج ریکارڈ کرائیں۔ اگر آپ سماجی شخصیات ہیں تو ترجیحی بنیاد پر معاشرے کے افراد کو یمن کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم سے آگاہ کریں۔ اگر آپ کا تعلق تحقیقی میدان سے ہے تو یمن کی موجودہ صورتحال کو اپنی تحقیق کا موضوع بنائیں اور یمن کے مسلمانوں پر آل سعود کی طرف سے ہونے والی جارحیت، ظلم و بربریت کے اسباب و علل پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں۔

اگر آپ میڈیا سے وابستہ ہیں تو مسئلہ یمن کو میڈیا پر اٹھائیں اور اس مسئلے کے حوالے سے دنیا کو تفصیل سے بتائیں۔ اگر آپ ان میں کوئی ایک بھی نہیں تو سوشل میڈیا، فیس بک، واٹس ایپ، ٹیوٹر وغیرہ بھی اہل یمن کی مظلومیت اور آل سعود کا منحوس و مکروہ ظالمانہ چہرہ دنیا والوں کے سامنے نمایاں کر سکتے ہیں۔ ہمیشہ کے لئے یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ دوسروں کے لئے دل میں دکھ درد رکھنا ہی انسانیت کی نشانی ہے۔ اگر سینے میں دل ہو دل میں درد ہے تو آئیے رنگ، نسل، فرقہ، علاقہ، زبان کے تعصبات سے بالاتر ہو کر یمن کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں سوشل میڈیا پر مہم چلا کر دنیا کے میڈیا کی مجرمانہ خاموشی کی مذمت کرتے ہیں، کیونکہ یمن میں انسانیت لہولہان ہے۔

ولایت ٹائمز

25جون2018ء تایکم جولائی2018ء

پی ڈی پی اور بی جے پی کا اتحاد پارہ پارہ؟

پی ڈی پی اور بی جے پی کے درمیان اتحاد جو قطبین کے ملاپ سے مشہور تھا پاش پاش ہونے کے نتیجے میں ریاست میں آٹھویں مرتبہ گورنر راج نافذ ہوا۔ بھاجپا نے پی ڈی پی کے ساتھ ناطہ توڑنے کے وجوہات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پی ڈی پی نے ملی ٹنسی کے تئیں نرم گوشہ اختیار کر رکھا تھا، پاکستان اور حریت کے ساتھ مذاکراتی میز سجانے پر بضد تھی اور تعمیر و ترقی کے حوالے سے جموں، لداخ اور کرگل کو نظر انداز کیا جا رہا۔ دوسری طرف سابق وزیر اعلیٰ اور پی ڈی پی کی صدر محبوبہ مفتی نے ایک پُر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پی ڈی پی اور بی جے پی کا اتحاد عوامی رائے کے عین مخالف تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں طاقت کی پالیسی نہیں چل سکتی بلکہ افہام و تفہیم کی پالیسی سے ہی قیام امن کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

پی ڈی پی اور بی جے پی کے اتحاد کو روز اول سے ہی غیر مقدس اتحاد اور گھاٹے کا سودا قرار دیا جا رہا تھا۔ دو متضاد نظریات کی حامل پارٹیوں کے درمیان اس اتحاد کے ٹوٹنے کے خطرات مسلسل منڈلا رہے تھے۔ ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اور پی ڈی پی کے بانی مرحوم مفتی سعید نے کافی تفکر و تعقل اور غور و فکر کے بعد ایجنڈا آف الائنس معرض وجود میں لا کر اتحاد عمل لایا تھا۔ ریاست میں امن و قانون کے قیام کیلئے حریت اور پاکستان کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ شروع کرنے کیلئے مرکزی حکومت کو مائل کرنا اس ایجنڈا کا اہم جز تھا۔

تاہم کم و بیش چار سال تک کئی بار طوفانی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے بعد بالآخر وہی معاملات اس اتحاد کے پارہ پارہ ہونے کے باعث بن گئے جن کی بنا پر اتحاد کا یہ نازک اور انتہائی حساس آشیانہ بن گیا تھا۔ مرکز کی طرف سے حالیہ مشروط مذاکراتی پیش کشوں کے باوجود نہ ہی مذاکراتی عمل شروع ہونے کی راہیں کہیں روشن دکھائی دے رہی ہیں اور نہ ہی امن و قانون کے بحال ہونے کے کہیں آثار نظر آ رہے ہیں۔

ریاست کے موجودہ حالات و واقعات کی روشنی میں ریاست کی جملہ چھوٹی بڑی سیاسی جماعتوں بالخصوص نیشنل کانفرنس اور پی ڈی پی کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو عدم اعتماد اور عدم تحفظ کے اتھاہ بھنور سے نکالنے کیلئے اپنے اپنے سیاسی مفادات سے قطع نظر اپنے تمام تر وسائل و صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ مذاکراتی عمل کی بحالی کیلئے یک جٹ ہو کر ایک ہمہ گیر اور ہمہ جہت مہم شروع کریں۔ یہی وہ واحد صورت ہے کہ جس سے وادی میں امن اور آشتی کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔--------

بنا کہے بی جے پی کا پی ڈی پی کو طلاق!

ولایت ٹائمز ڈیسک

بھارتیہ جنتا پارٹی نے ایک سنسنی خیز اور اچانک پیشرفت کرتے ہوئے محبوبہ مفتی کی پی ڈی پی سے حمایت واپس لیکر جموں کشمیر کی سرکار کو گرا دیا۔ بھاجپا نے یہ غیر متوقع فیصلہ نئی دلی میں جموں کشمیر کے اپنے سبھی ممبران اسمبلی کی موجودگی میں لیا ہے اور اسکا باضابطہ اعلان بھی کر دیا۔ نامہ نگاروں کو اپنی نوعیت کے اس فیصلے کی جانکاری دیتے ہوئے دونوں پارٹیوں کے بیچ طے پا چکے "ایجنڈا آف ایلائنس" کی دستاویز کے شریک مصنف اور بھاجپا کے قومی جنرل سکریٹری رام مادھو نے کہا کہ یہ سرکار اپنے اہم مقاصد کے حصول میں بری طرح ناکام ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکار نہ جموں کشمیر میں امن قائم کر سکی ہے اور نہ ہی اسکے تینوں خطوں میں یکساں ترقی ہی ہو پائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے "وسیع تر قومی مفاد میں اور اسکی سالمیت کیلئے" پارٹی نے پی ڈی پی کے ساتھ اتحاد ختم کرنے اور موجودہ حالات میں ریاست کے نظم کو گورنر کے ہاتھ سونپنے کا فیصلہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھاجپا ریاست میں گورنر راج کا نفاذ چاہتی ہے۔ رام مادھو نے کہا کہ وادی میں بنیاد پرستی اور تشدد میں اضافہ ہوا ہے جبکہ صحافی شجاعت بخاری کے دن دہاڑے قتل نے آزادی اظہار کو خطرے میں ڈالا ہے۔ جموں کشمیر کے نائب وزیر اعلیٰ کویندر گپتا نے کہا کہ انہوں نے پارٹی کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور پارٹی ممبران پہلے ہی گورنر کو اپنا استعفیٰ بھیج چکے ہیں۔

ادھر جموں کشمیر کی وزیر اعلیٰ رہیں محبوبہ مفتی نے بی جے پی کی جانب سے حمایت واپس لئے جانے کے فوری بعد گورنر این این ووہرا کو استعفیٰ سونپ دیا اور پھر "جذباتی سیاست" کی جانب لوٹ آنے کا اشارہ دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے اقتدار کو ترجیح نہیں دی ہے بلکہ جموں کشمیر کو خصوصی حیثیت دلانے والی آئین ہند کی دفعہ 370 اور 35A کے خلاف سازشوں کا توڑ کرتے ہوئے انکا دفاع کیا ہے اور آئندہ بھی کرتی رہیں گی۔ گورنر این این ووہرا کو اپنا استعفیٰ سونپنے کے کچھ وقت بعد محبوبہ مفتی نے یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر نامہ نگاروں کو مختصر بریفنگ دی جس میں انہوں نے "جذباتی سیاست" کی جانب لوٹ آنے کا اشارہ دیا جو اقتدار میں آنے سے قبل انکا خاصا رہا ہے۔ پارٹی کے چیدہ چیدہ ارکان اور اپنی کابینہ کے بیشتر رفقاء کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کی ابتداء میں ہی محبوبہ مفتی نے دفعہ 370 کا ذکر چھیڑ کر اسکے تحفظ کا دعویٰ کیا اور کہا کہ پی ڈی پی نے اقتدار کیلئے بی جے پی کے ساتھ اتحاد نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ بی جے پی کو ملکی سطح پر بڑا مینڈیٹ ملا تھا لہٰذا پی ڈی پی نے "ایک مقصد" کے ساتھ انکے ساتھ اتحاد کر کے حکومت بنائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اتحاد لوگوں کا پسندیدہ نہیں تھا لیکن اسکے مقاصد اور خیالات اتنے بڑے تھے کہ پی ڈی پی لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود بھی اس پر آمادہ ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بناتے وقت پاکستان کے ساتھ مذاکرات، جنگبندی، صلح اور امن کی کوششوں اور اعتماد سازی کے اقدامات کو ترجیح دی گئی تھی۔

دونوں پارٹیوں کے بیچ طے پا چکے "ایجنڈا آف ایلائنس" کی دستاویز کے شریک مصنف اور بھاجپا کے قومی جنرل سکریٹری رام مادھو نے کہا کہ یہ سرکار اپنے اہم مقاصد کے حصول میں بری طرح ناکام ہوئی ہے۔

پر ہجوم اور ہنگامہ خیز اس پریس کانفرنس میں محبوبہ مفتی نے کہا کہ گذشتہ چار سال کے دوران انکی سرکار نے ریاست کی "خصوصی پوزیشن" کا دفاع کیا اور ریاست کی سالمیت کو برقرار رکھا جبکہ اقلیت کے عدم تحفظ کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے جموں کے کٹھوعہ ضلع میں ایک آٹھ سالہ بچی کی عصمت دری اور قتل کے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں انکی سرکار ڈٹ گئی جبکہ گیارہ ہزار نوجوانوں کے خلاف (سنگبازی کے) مقدمات واپس لے لئے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے پاکستان کا دورہ بھی کیا تھا اور ریاست میں رمضان کے دوران جنگبندی بھی ہوئی تھی لیکن یہ اقدامات آگے نہیں بڑھ سکے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی جانب سے سرکار گرا دینے کے غیر متوقع فیصلے سے وہ سکتے میں نہیں آئی ہیں کیونکہ بقول انکے انہوں نے اقتدار کیلئے نہیں بلکہ ایک بڑے مقصد کیلئے اتحاد کیا تھا۔

واضح رہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے انتہائی غیر متوقع اور سنسنی خیز انداز میں محبوبہ مفتی کی حکومت کی حمایت واپس لینے کا فیصلہ لیکر گویا ریاست میں سرکار گرا دی ہے۔ بھاجپا نے یہ غیر متوقع فیصلہ نئی دلی میں جموں کشمیر کے اپنے سبھی ممبران اسمبلی کی موجودگی میں لیا ہے اور اسکا باضابطہ اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ نامہ نگاروں کو اپنی نوعیت کے اس فیصلے کی جانکاری دیتے ہوئے دونوں پارٹیوں کے بیچ طے پا چکے "ایجنڈا آف ایلائنس" کی دستاویز کے شریک مصنف اور بھاجپا کے قومی جنرل سکریٹری رام مادھو نے کہا کہ یہ سرکار اپنے اہم مقاصد کے حصول میں بری طرح ناکام ہوئی ہے۔

رام مادھو نے کہا کہ سرکار نہ جموں کشمیر میں امن قائم کر سکی ہے اور نہ ہی اسکے تینوں خطوں میں یکساں ترقی ہی ہو پائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے "وسیع تر قومی مفاد میں اور اسکی سالمیت کیلئے" پارٹی نے پی ڈی پی کے ساتھ اتحاد ختم کرنے اور موجودہ حالات میں ریاست کے نظم کو گورنر کے ہاتھ سونپنے کا فیصلہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھاجپا ریاست میں گورنر راج کا نفاذ چاہتی ہے۔ رام مادھو نے کہا کہ وادی میں بنیاد پرستی اور تشدد میں اضافہ ہوا ہے جبکہ صحافی شجاعت بخاری کے دن دہاڑے قتل نے آزادی اظہار کو خطرے میں ڈالا ہے۔ جموں کشمیر کے نائب وزیر اعلیٰ کویندر گپتا نے کہا کہ انہوں نے پارٹی کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور پارٹی ممبران پہلے ہی گورنر کو اپنا استعفیٰ بھیج چکے ہیں۔

ادھر اپوزیشن نیشنل کانفرنس کے کارکنوں نے حکومت گر جانے کا کئی جگہوں پر جشن منایا اور پٹاخے سر کئے جبکہ سوشل میڈیا پر اس پیشرفت پر تبصروں کا سیلاب جیسا آ گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر پی ڈی پی کی شدید تنقید و تذلیل ہی نہیں ہو رہی ہے بلکہ پارٹی کیلئے انتہائی ہتک آمیز تبصرے کئے جا رہے ہیں۔ بیشتر لوگوں کا ماننا ہے کہ محبوبہ مفتی نے اقتدار کی بھوک میں لوگوں کی مرضی کے خلاف بھاجپا کے ساتھ اتحاد کیا اور جواب میں انہیں انتہائی رسوائی نصیب ہوئی ہے۔ بیشتر مبصرین کا ماننا ہے کہ جس انداز میں بی جے پی نے پی ڈی پی کو باہر کا راستہ دکھایا ہے وہ پارٹی کیلئے انتہائی ذلت آمیز اور تباہ کن ہے جسکا اسے آئندہ انتخابات میں خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ کچھ لوگوں کا یہاں تک کہنا ہے کہ پی ڈی پی کا اس "مار" کو سہہ پانا اور دوبارہ کھڑا کرنا انتہائی مشکل ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پی ڈی پی نے 2014 میں بی جے پی کا ڈر دکھا کر اس مسلم اکثریتی ریاست میں "فرقہ پرستوں کے خلاف" ووٹ حاصل کیا تھا تاہم نتائج سامنے آنے پر پارٹی نے حیران کن انداز میں خود اسی پارٹی کے ساتھ ہاتھ ملا کر حکومت بنائی جو روز اول سے ہی لڑکھڑاتی نظر آتی رہی تاہم چل رہی تھی یہاں تک کہ آج بھاجپا نے پی ڈی پی کو باہر کا راستہ دکھا کر گویا کہیں کا نہیں چھوڑا۔

محبوبہ مفتی نے سبز، جو مسلمانوں اور پاکستان کا رنگ تصور ہوتا ہے، چوغا پہن کر سرکاری فورسز کے ساتھ جھڑپوں میں مارے جانے والے جنگجوؤں کے گھر جا کر آنسو بہانے اور علیحدگی پسندوں کے تئیں نرم بیانات دینے کی پالیسی اپنائی جس نے انہیں دیگر سیاستدانوں کے برعکس عام لوگوں میں ایک الگ پہچان دلائی۔

سابق وزیر اعلیٰ مفتی سعید کی بیٹی محبوبہ مفتی نے تب سیاست میں قدم رکھا تھا کہ جب انکے والد کانگریس میں تھے تاہم بعد ازاں باپ بیٹی نے اپنی علیحدہ پارٹی کھڑا کی۔ محبوبہ مفتی نے سبز، جو مسلمانوں اور پاکستان کا رنگ تصور ہوتا ہے، چوغا پہن کر سرکاری فورسز کے ساتھ جھڑپوں میں مارے جانے والے جنگجوؤں کے گھر جا کر آنسو بہانے اور علیحدگی پسندوں کے تئیں نرم بیانات دینے کی پالیسی اپنائی جس نے انہیں دیگر سیاستدانوں کے برعکس عام لوگوں میں ایک الگ پہچان دلائی۔ اقتدار میں آنے کے بعد تاہم انہوں نے نہ صرف اپنے لباس کا رنگ بدل دیا بلکہ اپنا طرز سیاست بھی یہاں تک کہ سرکاری فورسز کے ہاتھوں کشمیری نوجوانوں کے مارے جانے کو "جواز" فراہم کرنے کیلئے انکا یہ بیان کافی "مشہور" ہوا تھا کہ یہ نوجوان فورسز کیمپوں میں "دودھ ٹافی" لینے نہیں گئے تھے۔

یمنی عوام پر آل سعود کے مظالم کی داستان؟

تحریر: سید اسد عباس

> الحدیدہ جو یمن کی اہم بندرگاہ ہے، اس پر سعودی، اماراتی اور ان کے پشت پناہوں کے لشکر اتارے جا چکے ہیں، تاکہ اس بندرگاہ پر قبضہ کرکے یمنی عوام سے حق خودارادیت اور آزادی سلب کرکے انہیں اپنا کاسہ لیس بنا لیا جائے، ان پر وہ حاکم مسلط کئے جائیں، جو ہمسایوں کی جوتیاں اٹھا کر ان کے پیچھے پیچھے بھاگتے رہیں. بلا چون و چرا ان کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں. ان کے فیصلوں کے خلاف کوئی فیصلہ نہ کریں، ان کے موقف کے برخلاف کوئی موقف نہ اپنائیں. قطر کو بھی اسی بناء پر خود سے جدا کیا گیا کہ وہ ہمارے سامنے بولتا ہے. قطر کی معیشت نے اس دھچکے کو برداشت کیا، وہ ایک امیر ملک تھا، گیس کے ذخائر اس کا اثاثہ ہیں. عرب ریاستیں قطر کو کوشش کے باوجود تنہا نہ کر سکیں. یمنیوں کے پاس ایسا کچھ نہیں، ان کا واحد اثاثہ ان کا خدا پر ایمان ہے، جو انہیں کسی بھی انسان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے روکتا ہے. وہ فقر میں بھی اپنی آزادی کا سودا کرنے پر آمادہ نہیں ہیں.

دنیا میں انسانوں کی ایک کثیر تعداد بے حسی کی حدوں کو عبور کر چکی ہے، کچھ اس سرحد کے گرد و گرد گھوم رہے ہیں۔ کبھی احساس کرتے ہیں تو کبھی وہ بھی بے حس۔ کہیں جانوروں کے لئے احساس پایا جاتا ہے تو کہیں انسانوں کے معصوم بچوں کے لئے بھی دل سے کوئی آواز بلند نہیں ہوتی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کیونکر اپنی پاکیزہ فطرت سے اس قدر دور چلا گیا ہے؟ اس میں کچھ میڈیا کے کمالات ہیں تو کچھ ہماری مصروفیات، دلچسپیاں اور کہیں تعصبات۔ میڈیا پر اس قدر حقیقی و غیر حقیقی کشت و خون دکھایا جاتا ہے کہ ہم بڑے سے بڑے ظلم اور حقیقی واقعات کو بھی بس سرسری سی نظر سے ہی دیکھتے ہیں اور آگے گزر جاتے ہیں۔ مصروفیات اور دلچسپیوں نے بھی ہمیں یوں جکڑ رکھا ہے کہ ہمیں اپنے ارد گرد ہونے والے واقعات کا علم ہی نہیں اور نہ ہی کوئی دلچسپی ہے۔ فٹ بال کا بخار چڑھا تو پوری دنیا اسی بخار کا شکار ہو گئی، کرکٹ کی وبا آئی تو اکثریت اسی میں گم۔ کوئی مر رہا ہے، کوئی جیتا ہے، کسی کو کیا پرواہ۔ بے حسی کا یہ مرض تو اب گھروں اور قریبی رشتوں تک سرایت کر چکا ہے۔ بچہ بھوک سے بلک رہا ہے، ذرا واٹس ایپ پر میسج کر لوں، ماں پانی مانگ رہی ہے، ابھی ابھی پوسٹ لگا کے آئی، باپ درد سے کراہ رہا ہے، بابا یہ ویڈیو ختم ہوتی ہے تو آتا ہوں۔ باقی رشتوں کا تو تذکرہ ہی کیا۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اس صدی نے ہمیں معلومات کے سمندر میں پھینک کر اپنے آپ سے ہی بیگانہ کر دیا ہے۔ گھنٹوں فیس بک، واٹس ایپ، یو ٹیوب پر بیٹھے رہو، خون گھنٹوں میں جلتا ہے تو جلتا رہے، پوسٹ ہاتھ سے نہ جائے۔ یہ جنون بھی ہے اور نشہ بھی۔ بہت ہی کم ایسے افراد ہوں گے، جو اس آفت سے محفوظ ہوں۔ معلومات کی اس قدر بہتات ہے کہ ضروری معلومات سے بھی کوئی سروکار نہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنے اختیار سے اپنی زندگی گزارتے، سوشل میڈیا نے ہماری زندگی جینی شروع کر دی ہے۔ نماز کے دوران فرصت ملی تو فوراً واٹس ایپ پر نظر کہ کہیں کوئی اہم میسج تو نہیں آیا۔ تلاوت قرآن کی اول تو فرصت ہی نہیں، اگر مل گئی تو مسلسل فون سامنے، اللہ کے کلام کی تلاوت اور ساتھ ساتھ دوستوں کے جوابات۔ تعصب بھی ہمارے اعصاب پر بری طرح سوار ہے، علاقائی، قومی، مذہبی، لسانی، نسلی تعصبات نے انسانوں کو جکڑ رکھا ہے۔ بڑے سے بڑا ظلم انسانیت کی آنکھ سے نہیں، اسی تعصب کی عینک سے دیکھا جاتا ہے اور اس پر ردعمل بھی اسی فریضے کے تحت کیا جاتا ہے۔ اسی لئے امام حسینؑ کربلا کے میدان میں لشکر یزید پر جب ہر طرح سے حجت تمام کر چکے، انہیں اپنا تعارف کروایا، انہیں اللہ کے احکامات بتائے، عرب روایات کا تذکرہ کیا اور وہ نہ مانے تو آخر میں کہا کہ اگر کسی چیز پر ایمان نہیں رکھتے تو کم از کم تعصب سے تو نکل آؤ، آزاد انسانوں کی طرح ہی سوچو۔

اگر ہم اس وقت کی یزیدی فوج اور اپنے معاشرے کا موازنہ کریں تو ہمیں زیادہ فرق نہیں نظر آئے گا۔ اس تعصب نے ہمارے معاشرے کو انسانیت کے درجے سے ہی گرا دیا ہے۔ اب ہم یہ نہیں دیکھتے کہ انسان کا بچہ بے جرم و خطا قتل ہوا، یہ نہیں سوچتے کہ کوئی ملک کسی غریب ملک پر ظلم روا رکھے ہوئے ہے، ہماری نظر ہمیشہ یہ دیکھتی ہے کہ حملہ آور کون ہے اور جس پر حملہ ہو رہا ہے، وہ کون ہے۔ اگر مظلوم ہمارے معیار حمایت یعنی تعصباتی وابستگی پر پورا اترتا ہے تو ہم جیسا حق گو، جری و بہادر کوئی نہیں اور اگر مظلوم سے ہمارا کوئی تعلق نہیں یا ظالم سے کوئی نسبت ہے تو پھر ہماری خاموشی بھی دیدنی ہوتی ہے۔ اس مرض کا شکار ہماری اکثر دینی و مذہبی جماعتیں ہیں۔ افغانستان پر روس حملہ کرے تو ہم لشکر کے لشکر وہاں جاتے ہیں اور بے جگری سے اہل کفر کا مقابلہ کرتے ہیں، برما میں مسلمانوں کی نسل کشی ہو تو ہماری غیرت ایمانی بیدار ہوتی ہے اور ہم لاکھوں کی تعداد میں برما کے حق میں مظاہرے کرتے ہیں۔ حمص و حلب پر بمباری ہو تو اپنی پوری قوت ایمانی کے ساتھ ان کے حق میں آواز بلند کرتے ہیں، تاہم دنیا میں بہت سے ایسے مقامات ہیں، جہاں ہونے والا ظلم و بربریت نہ تو ہمیں نظر آتا ہے اور نہ ہماری بے حسی کو کم کرتا ہے۔

اس کی ایک تازہ ترین مثال عرب دنیا کا پسماندہ ملک یمن ہے۔ جہاں کی ساٹھ فیصد آبادی 2015ء میں عرب ہمسایوں کی مسلط کردہ جنگ سے قبل ہی خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہی تھی۔ زرد جواہر میں گردن تک دھنسے مسلمان ہمسایوں کے جوار میں ایسی غربت کہ الامان والحفیظ۔ پانی، بجلی، ایندھن، خوراک، ادویات، لباس ہر ضرورت زندگی پیسوں کے عوض ملتی ہے اور وہ بھی مہنگے داموں، جو ہر کسی کی دسترس میں نہیں۔ آپ یمنیوں کی تصاویر گوگل پر سرچ کریں کوئی بھی شخص پورے لباس میں نہیں ملے گا، اکثر پابرہنہ ہیں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ادارے کہتے ہیں کہ یمن کی ستر فیصد آبادی امداد پر زندہ ہے، تین لاکھ بچوں تک اگر امدادی سامان نہ پہنچا تو ان کی جانوں کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ بیماری کا آغاز ہوتا ہے تو وبا کا خطرہ جنم لے لیتا ہے۔ کوئی سڑک، عمارت، ہسپتال، خوراک کا مرکز، بازار، کھیل کا میدان سعودی و اتحادی طیاروں کی بمباری سے محفوظ نہیں۔ عرب اتحادیوں کی اس جارحیت کا سلسلہ گذشتہ تین برس سے جاری ہے۔ ہم سے بہتر بھلا کون جان سکتا ہے کہ اگر کسی ملک پر فقط گیارہ روز کے لئے جنگ مسلط کر دی جائے تو اس ملک کی معیشت دہائیوں تک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی، کجا یہ کہ تین سال سے ایک ملک کو جنگ کا سامنا ہو۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اب وہ روشندان جہاں سے ہوا اور روشنی کی آمد کا امکان تھا، کو بھی اپنے قبضے میں کرنے کے لئے لشکر کے ساتھ حملہ کر دیا گیا ہے۔

الحدیدہ جو یمن کی اہم بندرگاہ ہے، اس پر سعودی، اماراتی اور ان کے پشت پناہوں کے لشکر اتارے جا چکے ہیں، تاکہ اس بندرگاہ پر قبضہ کرکے یمنی عوام سے حق خود ارادیت اور آزادی سلب کرکے انہیں اپنا کاسہ لیس بنا لیا جائے، ان پر وہ حاکم مسلط کئے جائیں، جو ہمسایوں کی جوتیاں اٹھا کر ان کے پیچھے پیچھے بھاگتے رہیں۔ بلا چون و چرا ان کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں۔ ان کے فیصلوں کے خلاف کوئی فیصلہ نہ کریں، ان کے موقف کے برخلاف کوئی موقف نہ اپنائیں۔ قطر کو بھی اسی بناء پر خود سے جدا کیا گیا کہ وہ ہمارے سامنے بولتا ہے۔ قطر کی معیشت نے اس دھچکے کو برداشت کیا، وہ ایک امیر ملک تھا، گیس کے ذخائر اس کا اثاثہ ہیں۔ عرب ریاستیں قطر کو کوشش کے باوجود تنہا نہ کر سکیں۔ یمنیوں کے پاس ایسا کچھ نہیں، ان کا واحد اثاثہ ان کا خدا پر ایمان ہے، جو انہیں کسی بھی انسان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے روکتا ہے۔ وہ فقر میں بھی اپنی آزادی کا سودا کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ برما، حمص، حلب، فلسطین، کشمیر، بحرین کے لئے آواز بلند کرنے والوں کا حق بنتا ہے کہ وہ یمن کے مظلوموں کے حق میں بھی آواز بلند کریں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آل سعود اور جارح عرب حکمران بھی اب ہمارے مقدسات کا حصہ بن چکے ہیں، جن کے خلاف بولنا ہمارے دین سے متصادم ہے۔؟؟

قرآن سے محبت کرنے والا ہندو خاندان

جموں کشمیر حکومت کے آرکائیو اور میوزیم سے قرآن کریم کے کئی تاریخی نسخے اور چند نایاب مخطوطات کی سرینگر میں نمائش، حضرت آدم سے لیکر پیغمبر اسلامؐ اور اہلبیتؑ کا شجرہ طیبہ بھی موجود

ماجد جہانگیر

جموں کے ابرول خاندان میں قرآن کے نسخوں کو سنبھالنے کا سلسلہ تقسیم ہند سے پہلے سے جاری ہے۔ اس خاندان کی تیسری نسل کے سریش اب ان نسخوں اور خطاطی کے نادر نمونوں کے وارث ہیں۔ ان کے کلیکشن میں تقریباً پانچ ہزار نسخے اور فن خطاطی کے ڈھائی سو نادر نمونے ہیں۔ سریش ابرول کے دادا اپنے والد کے ساتھ آخری ڈوگرا حکمراں مہاراجہ ہری سنگھ کے دربار میں حاضری دیا کرتے تھے۔ مہاراجہ ہری سنگھ نے سنہ 1952 تک جموں و کشمیر پر 27 سال تک حکومت کی۔ سریش ابرول کا خاندان زیورات اور زر و جواہرات کے کاروبار سے منسلک ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ان کے دادا لالہ رگھی رام ابرول ہری سنگھ کے خزانے کے زیورات کے نگراں تھے۔ سریش ابرول کے پاس فی الحال پانچ ہزار قلمی نسخے ہیں وہیں سے انھوں نے رفتہ رفتہ قلمی نسخے، فن کتابت یا فن خطاطی کے نادر نمونے اور تانبے اور سونے کے سکے اکٹھا کرنا شروع کیے۔ سریش ابرول کے پاس فی الحال پانچ ہزار قلمی نسخے ہیں جن میں عربی، سنسکرت، فارسی، شاردا زبان و ادب کے ذخائر شامل ہیں۔ ان میں آیوروید (طب) کے متعلق نسخے بھی شامل ہیں۔ حال ہی میں کشمیر کے دارالحکومت سری نگر میں سریش ابرول کے کلیکشن کی نمائش منعقد کی گئی۔ اس نمائش میں قرآن کے دو قلمی نسخوں نے لوگوں کو بطور خاص اپنی جانب متوجہ کیا۔ ان میں سے ایک قرآن کریم کاغذ پر جبکہ کلام پاک کا دوسرا نسخہ کھدر کی ایک چادر پر لکھا ہوا نظر آیا۔ سریش ابرول کہتے ہیں: "دونوں ہی قرآن اپنے آپ میں مکمل ہے یعنی پورے 30 پارے ہیں۔ کاغذ پر تحریر کلام پاک ایک فٹ چوڑا جبکہ پانچ فٹ لمبا ہے۔" کپڑے پر لکھا قرآن ساڑھے چار فٹ لمبا اور ساڑھے پانچ فٹ چوڑا ہے۔ دونوں کو واضح طور پر دیکھنے اور پڑھنے کے لیے دس یا بیس محور کا لینس استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ابرول خاندان نے تقریباً 90 سال سے یہ منفرد و نادر چیزیں سنبھال کر رکھی ہیں۔ بہرحال انھیں اس بات کا علم نہیں کہ قرآن کریم کے یہ قلمی نسخے کتنے پرانے ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔ سریش بتاتے ہیں گذشتہ 35-30 سال سے لوگوں نے انھیں اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنی شروع کی ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ انھوں نے اپنے طور پر کبھی یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ یہ کتنے سال پرانے نسخے ہیں۔ طلائی شجرہ نسب۔ ابرول کہتے ہیں: "پرانے لوگ ملنگ (اپنے آپ میں مگن رہنے والے) قسم کے ہوا کرتے تھے۔ انھیں اس بات میں دلچسپی نہیں رہتی تھی کہ ان کا نام درج ہوا کہ نہیں۔ وہ لوگ گمنامی میں زندگی گزارنا پسند کرتے تھے۔ شاید یہی وجہ ہے ان نسخوں پر کوئی بھی نام درج نہیں ہے۔" نمائش کے لیے ابرول نے کتابت کے تقریباً 40 نمونے رکھے جن میں شجرہ نسب بھی شامل ہے۔ پنجابی میں قرآنی مفہوم کی پہلی مکمل منظوم شکل۔ شجرہ نسب میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک پیغمبروں کے نام درج ہیں۔ اس کے علاوہ پیغمبر اسلام کی نسل کی حضرت فاطمہ زہرا (س) کی اولاد اور 11 اماموں کا شجرہ طیبہ بھی نمائش میں موجود تھے۔ اسلام کے مطابق حضرت آدم پہلے انسان اور پہلے نبی ہیں۔ ابرول نے بتایا کہ سری نگر میں نمائش کے لیے رکھا جانے والا شجرہ نسب سونے کا تھا۔ جبکہ 40 کتابت کے نسخے ولم یعنی جانوروں کی کھال پر تحریر ہیں۔ ابرول کہتے ہیں: "جس طرح ہمارے اپنے مذہب کے قلمی نسخے مقدس ہیں، اسی طرح دوسرے مذاہب کے بھی قلمی نسخے ہمارے لیے مقدس ہیں۔ ہم اور بطور خاص ہماری اہلیہ عموماً پوجا (عبادت) کے بعد ہر ایک قلمی نسخے کے سامنے اگربتی جلاتی ہیں۔ اپنے گھر کے ایک حصے میں ابرول اور ان کے تین بھائیوں نے ایک میوزیم بنا رکھا ہے اور یہیں تمام قلمی نسخوں اور خطاطی کے نمونوں کو محفوظ رکھا گیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ سکھ مذہب کی گربانی کی ساکھیاں بھی ان کے پاس ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے گرو نانک کہاں کہاں گئے، کس کس سے ملے اور کیا کیا مواعظ دیے۔ وہ کہتے ہیں کہ انھیں اگر وراثت میں کچھ ملا ہے تو یہ وہ چیزیں ہیں۔ لوگ سری نگر میں لگنے والی اس نمائش کو دیکھنے کے لیے بڑی تعداد میں آئے۔ ابرول نے بتایا: یہاں آنے والے ہر شخص نے میری بہت تعریف کی اور محبت کا اظہار کیا۔ اس نمائش کا انعقاد سری نگر کے ٹورسٹ ریسپشن سینٹر میں کیا گیا تھا جہاں جموں کشمیر حکومت کے آرکائیو اور میوزیم سے بھی قرآن کریم کے کئی نسخے اور چند نایاب مخطوطات رکھے گئے تھے۔ منتظمین نے بتایا کہ پہلی بار قرآن مجید کے ان منفرد نسخوں کو نمائش کے لیے گھر سے باہر لایا گیا ہے۔

کشمیری صحافیوں سے متعلق لال سنگھ کے بیان پر عمر عبداللہ برہم

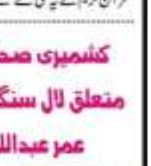

سرینگر/ سابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے سابق ریاستی کابینہ وزیر لال سنگھ کے صحافیوں سے متعلق متنازعہ بیان پر اپنا سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ سینئر صحافی شجاعت کی ہلاکت غنڈوں کیلئے ایک ایسا ہتھیار ہے جسے صحافیوں کو ڈرانے کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ چوہدری لال سنگھ نے کشمیری صحافیوں سے متعلق ایک متنازعہ بیان دیا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ کشمیری صحافیوں کو شجاعت بخاری کے قتل سے سبق لینا چاہئے۔ کشمیر نیوز سروس کے مطابق سابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے سابق ریاستی کابینہ وزیر لال سنگھ کے صحافیوں سے متعلق متنازعہ بیان پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے بی جے پی کے باغی لیڈر چوہدری لال سنگھ کے متنازعہ بیان پر کہا کہ غنڈے اب سید شجاعت بخاری کے قتل کو صحافیوں کو ڈرانے کیلئے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

امرناتھ یاترا میٹنگ منعقد

سرینگر/ گورنر این این ووہرا جو شری امرناتھ جی شرائن بورڈ کے چیئرمین بھی ہیں، نے بورڈ کے سی ای او امنگ نرولا کے ہمراہ شیش ناگ کا دورہ کر کے 28 جون سے شروع ہونے والی امرناتھ جی یاترا کیلئے حفاظت سمیت دیگر انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کیمپ ڈائریکٹر اور دیگر عہدیداروں کو شیش ناگ یاترا کیمپ میں صفائی ستھرائی کا معقول انتظام کرنے اور بیت الخلاؤں کو قابل کار رکھنے کی ہدایت دی۔ گورنر نے پیدل کام ہیلی پیڈ کا دورہ کر کے وہاں یاتریوں کیلئے تعمیر نئے ویٹنگ ہال کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اس سہولیت کے قیام کیلئے متعلقین کی سراہنا کی۔ اس کے بعد گورنر نے مختلف افسران کے ہمراہ چندن واڑی کا دورہ کر کے کنٹرول گیٹ کے کام کا جائزہ لیا۔ انہوں نے وہاں لگائے جا رہے لنگر اور دیگر سہولیات کا بھی جائزہ لیا۔ چندن واڑی کے دورے کے بعد گورنر نے نون وان بیس کیمپ میں مختلف سلامتی ایجنسیوں کے افسران سے میٹنگ کی۔ انہوں نے متعلقین کو تال میل کے ساتھ کام کر کے یاتریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے اور گاڑیوں کی آوا جاہی کی بلا خلل نقل و حمل کے احکامات دیئے۔ گورنر نے واٹر سپلائی، بجلی، راشن اور دیگر سہولیات کو دستیاب رکھنے سمیت فضلہ کو مناسب ڈھنگ سے ٹھکانے لگانے کے احکامات دیئے۔ انہوں نے آؤٹ پلان کو من وعن عملانے کے احکامات دیئے۔ انہیں بتایا گیا کہ نون وان میں جدید طرز کا ایس ٹی پی اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور یاترا سے قبل ایم بی آر ٹیکنالوجی دستیاب کرائی جائے گی۔

صحافیوں سے متعلق بیان

لال سنگھ کیخلاف کارروائی کرنے کا عامر رسول کا مطالبہ

سرینگر/ یوتھ کانگریس نے بی جے پی لیڈر کے صحافیوں سے متعلق دھمکی آمیز متنازعہ بیان پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ لال سنگھ کے خلاف کارروائی کی جائے۔ پارٹی کے یوتھ لیڈر شیخ عامر رسول نے کہا کہ بھاجپا کو لال سنگھ کے بیان کی وضاحت کرنی چاہئے۔ موصولہ بیان کے مطابق یوتھ کانگریس کے ریاستی جنرل سیکریٹری شیخ عامر رسول نے چوہدری لال سنگھ کے اس بیان کی مذمت کی جس میں انہوں نے کشمیری صحافیوں کو دھمکی دی۔ انہوں نے لال سنگھ کو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کیلئے خطرہ قرار دیا۔ شیخ عامر رسول نے مطالبہ کیا کہ نفرت آمیز بیان دینے پر لال سنگھ کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ کانگریس نے ہمیشہ صحافت کی آزادی کو بحال رکھنے کیلئے کام کیا ہے جبکہ بھاجپا لیڈر کا متنازعہ بیان صحافت کی آزادی پر کاری ضرب کے مترادف ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آزاد صحافت سے ملک میں جمہوریت کی روح کو زندہ رکھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحافت جمہوریت کا چوتھا ستون ہے اور کسی کو یہ حق نہیں بنتا ہے کہ آزادی صحافت پر کاری ضرب لگائے۔

الحدیدہ۔۔۔اب میڈیا خاموش کیوں ہے!

انسانی ہمدردی کے ناتے ہی یہ ہماری اولین ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم الحدیدہ میں ہونے والی انسانی ہلاکتوں پر غم کا اظہار کریں اور جارحین کی مذمت کریں۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ مشرق وسطی کے دیگر مناطق کی طرح الحدیدہ سے بھی جارحین ذلیل و رسوا ہو کر نکلیں گے لیکن اس جارحیت کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر انسانی و مالی نقصان کا احتمال ہے۔

انسان کی دو فطری کمزوریاں ہیں، کچھ جاننے کی تمنا اور کچھ کرنے کی امنگ۔ ہر حال میں انسان اپنی معلومات میں افزائش اور کچھ کرنے کی اپنی استعداد میں اضافے کا متمنی ہے۔ ایک عاقل، ہوشیار اور بیدار انسان کبھی بھی اپنی ان دو خواہشوں سے دستبردار نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم چاہے کسی بھی دین و مذہب اور نظریے سے تعلق رکھتے ہوں، باقی دنیا کے بارے میں جاننا اور اس دنیا میں کچھ کر گزرنے کی خواہش رکھنا ہی ہماری سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے۔ یہی خواہش ہے جو انسان کو خلاؤں میں لے کر گھوم رہی ہے، فضاؤں میں اڑا رہی ہے اور سمندروں کی تہوں میں اتار رہی ہے۔ اگر انسان سے یہ دو خواہشیں چھین لی جائیں تو انسان کا انسان ہونا خطرے میں پڑ جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ذمہ دار اور سرکردہ افراد ہمیشہ کچھ جاننے اور کچھ کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ انسانی معاشرے میں انسان جدید معلومات اور نئے حالات سے لاتعلق ہو کر نہیں رہ سکتا۔ اس وقت ہمارے ارد گرد کی دنیا میں بڑی تیزی سے سائنسی، سیاسی اور جغرافیائی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔

بڑی طاقتیں نت نئی تجربوں اور ایجادات کے ساتھ کمزور اقوام پر جدید تجربات کر رہی ہیں، یعنی ہماری دنیا میں طاقتور اقوام، کمزور اقوام کو اپنے تجربات کی بھینٹ چڑھا رہی ہیں۔ ایک نئے مشرق وسطی کا تجربہ امریکہ کو مہنگا تو پڑا لیکن اس کے نتیجے میں چاند چہرہ ممالک کھنڈر بن گئے، ممالک کو کھنڈرات بنانے کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے اور اس وقت امریکی ایما پر سعودی عرب کی سربراہی میں قائم "عرب اتحاد" نے یمن کی مرکزی بندرگاہ الحدیدہ پر دھاوا بول رکھا ہے۔ یہ انتہائی مصروف اور اہم بندرگاہ ہے کہ یمن کی حتمی صد در آمدات اسی کے ذریعے ہوتی ہیں۔ 2015ء سے جاری اس جنگ میں یہ اب تک کا سب سے بڑا حملہ ہے۔ اس حملے کو سنہری فتح کا نام دیا گیا ہے اور اس کی ابتدا میں ہی انصار اللہ نے امارات کے فرسٹ لیفٹیننٹ سارجنٹ خلیفہ سیف سعید الخاطری، علی محمد راشد الحسانی، سارجنٹ خمیس عبداللہ خمیس الزیودی اور العریف حمدان سعید العبدولی جیسے متعدد افراد کو موت کے گھاٹ اتار کر حملہ آوروں کے دانت کھٹے کر دیے ہیں۔

اس سنہری فتح نامی حملے کے بارے میں یہ بتانا ضروری ہے کہ کچھ دن پہلے اقوام متحدہ نے برملا اس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ اگر الحدیدہ پر دھاوا بولا گیا تو انسانی جانوں کی خوفناک تباہی ہوگی۔ بہرحال ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی اقوام متحدہ کے واویلے پر کسی نے کان نہیں دھرے اور حملہ کرنے والوں نے حملہ کر کے ایک مرتبہ پھر اقوام عالم کو یہ پیغام دیا ہے کہ طاقتور اقوام کے سامنے انسانی حقوق، اقوام متحدہ اور انسانی زندگیوں کی کوئی اہمیت و وقعت نہیں ہے۔ یہاں پر ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ میڈیا جو شام کے کسی علاقے میں داعش کے درندوں کے محصور ہونے پر تو انسانی ہلاکتوں کا واویلا کرتا ہے لیکن اس وقت الحدیدہ میں ہونے والے انسانی المیے پر چپ سادھے ہوئے ہے۔ یعنی میڈیا کے نزدیک یمن میں مارے جانے والے انسان گویا انسان ہی نہیں ہیں۔ عالمی برادری کو اس حقیقت سے نظریں نہیں چرانی چاہیے کہ الحدیدہ اس جنگ کا آخری مرحلہ نہیں ہے، امریکہ اور سعودی عرب ایک طولانی ایجنڈے کے تحت پوری دنیا میں سرگرم عمل ہیں اور دنیا بھر میں ہونے والی انسانی ہلاکتوں کے پیچھے ان دونوں ممالک کا ہی ہاتھ ہے۔

انسانی ہمدردی کے ناتے ہی یہ ہماری اولین ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم الحدیدہ میں ہونے والی انسانی ہلاکتوں پر غم کا اظہار کریں اور جارحین کی مذمت کریں۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ مشرق وسطی کے دیگر مناطق کی طرح الحدیدہ سے بھی جارحین ذلیل و رسوا ہو کر نکلیں گے، لیکن اس جارحیت کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر انسانی و مالی نقصان کا احتمال ہے، جس کے تدارک کے لئے عالمی برادری کو سامنے آنا چاہیے۔ انسان کی دو فطری کمزوریاں ہیں، کچھ جاننے کی تمنا اور کچھ کرنے کی امنگ۔ الحدیدہ کے حوالے سے ہمیں زیادہ سے زیادہ حقائق کو جاننے کی کوشش کرنی چاہیے اور الحدیدہ پر ہونے والی جارحیت کی مذمت کرنے کی جرات کرنی چاہیے۔ اگر ہم الحدیدہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور کچھ نہیں کرتے تو ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ حق و باطل کے معرکے میں غیر جانبدار ہو جانا یا خاموش ہو جانا در اصل باطل کی ہی مدد ہے۔

علمائے یمن کا سعودی اتحاد کے خلاف اعلان جہاد

صنا/ یمن کے مغربی ساحلی صوبے الحدیدہ کے علما نے جارح قوتوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔ دوسری جانب سعودی عرب کے جنگی طیاروں نے ایک مسافر بس پر بم گرا کر متعدد عام شہریوں کو شہید کر دیا ہے۔ المسیرہ ٹیلی ویژن چینل نے خبر دی ہے کہ یمن کے مغربی صوبے الحدیدہ کے علما نے اپنے ایک بیان میں جارح سعودی اتحاد کے وحشیانہ فوجی حملوں کے مقابلے میں جہاد کا اعلان کر دیا۔ الحدیدہ کے علما نے اپنے ایک بڑے اجلاس میں غیر ملکی جارح قوتوں کے خلاف اسلحہ اٹھانے کو واجب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ بھی قانونی ہتھیاروں کے ذریعے ملک کا دفاع ضروری ہے۔ الحدیدہ کے علما کا کہنا تھا کہ یمن پر حملے پورے ملک پر قبضہ کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں اس لئے دشمن کا دفاع ضروری اور واجب ہے۔ یمنی علما نے ساتھ ہی غاصب اور جارح قوتوں کے مقابلے میں کسی بھی طرح کی کوتاہی کی بابت خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان ٹی وی چینلوں کا بھی بائیکاٹ کیا جائے جو جھوٹی اور فتنہ انگیز خبریں نشر کر رہے ہیں۔ یمن کے صوبے الحدیدہ کے علما نے کہا کہ صوبے کے عوام اور بھی یمنی شہری یمن کی اعلی سیاسی کونسل کے سابق سربراہ شہید صالح الصماد کے خون کے وفادار ہیں اور ہم یمنی شہریوں کو جہاد کی دعوت دے رہے ہیں۔ الحدیدہ کے علما نے غیر ملکی جارح قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے انصار اللہ کے سربراہ عبدالملک بدرالدین الحوثی کی دعوت پر یمنی عوام کے ذریعے لبیک کہنے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مغربی ساحلوں پر یمنی فوج، عوامی رضا کار فورس اور قبائلی لشکر کی جنگ اور دفاع قابل تعریف ہے۔ یمن سے ہی ایک خبر یہ بھی ہے کہ یمنی فوج نے مغربی ساحلوں اور ملک کے مشرقی محاذوں پر جارح قوتوں کی دسیوں فوجی گاڑیوں کو تباہ کر دیا گیا۔ یمنی فوج نے اسی طرح سعودی عرب کی سرحد کے قریب محاذوں پر سعودی فوج کا ایک ٹینک، دو بکتر بند گاڑی اور دو بلڈوزروں کو بھی تباہ کر دیا ہے۔ اس درمیان سعودی حکومت کے جنگی طیاروں نے یمن میں اپنی وحشیانہ جارحیتوں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے الحدیدہ میں ایک مسافر بس پر بم گرا کر کم سے کم چھ مسافروں کو شہید کر دیا ہے۔ شہید ہونے والوں میں چار خواتین شامل ہیں۔ سعودی عرب کے جنگی طیاروں نے پیر کو بھی الحدیدہ صوبے کے الخوخہ شہر میں ایک رہائشی مکان پر بمباری کر کے چار عام شہریوں کو شہید اور ایک کو زخمی کر دیا تھا۔ سعودی اور مغربی اتحاد یمن کے ساحلی صوبے الحدیدہ اور وہاں کی بندرگاہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے لیکن اس کو ابھی تک اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ یمنی فوج اور الحدیدہ کے باشندوں کا کہنا ہے کہ الحدیدہ پر قبضہ کرنے کا سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں کا خواب کبھی بھی پورا نہیں ہو سکے گا۔ اس درمیان یمنی فوج نے الحدیدہ کے محاذ پر دسیوں غیر ملکی جارح فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

My dad was surrounded by haters also but he never uttered a word of bitterness against anyone.

As I cried and wailed inside the ambulance, I kept hoping against all hopes that he might get up from lap of death and embrace me.

Tamheed Shujaat Bukhari |

June 14 was a horrific day for me and my family. It was the day I heard the horrible news of my father's untimely death.

On reaching the hospital in Police Control Room (PCR) Srinagar, I heard someone say, "He is no more."

The moment I heard it, my legs started trembling but I was still hoping against all hopes.

A thousand thoughts flooded my mind. May be, he is still in the operation theatre? May be, he will come running toward me and hug me? However, his fate had befallen, his soul ascended.

I still couldn't understand why someone would do this to a righteous man like my father, Shujaat Bukhari.

By this time, thousands had started to assemble inside the PCR. Well-wishers, friends, and family, all had their faces covered in tears of gloom. I was still in melancholy, trying to endure this pain when we left for our ancestral village with my father's body.

As I cried and wailed inside the ambulance, I kept hoping against all hopes that he might get up from lap of death and embrace me.

Papa was a man of principles. I know that for sure.

My dad was surrounded by thousands of haters but he never uttered a word of bitterness against any of them.

He was a thinker but did not have an atom's worth of conceit. He was an epitome of knowledge, benevolence, manificence and a thousand other noble qualities.

Papa did not treat the staff at his office as employees but as our extended family. He mentored his staff to make them the best amongst the lot.

He was a philanthropist and during the devastating Kashmir floods of 2014, he would hardly spend time at home and instead rescue the marooned people and helped thousands hit by floods.

Papa would never tell us about the help he extended to scores of families. He was a son who had made his parents proud by doing virtuous deeds and staying on the path of truth.

He worked for peace his entire life and was martyred for it. He believed that one day Kashmir would become free from innocent killings.

He was a passionate about Kashmiri language and a linguist scholar. He had a tremendous love for his mother-tongue, and the much-awaited dream of his of seeing Kashmiri taught up to 10th standard in schools got realised in June 2017.

He was an altruistic, never had the desire for materialistic things of this mutable world. He attended hundreds of conferences with conscientious groups in every continent of the world to work something out for peace in Kashmir.

Two of his cousins had also been shot dead during crossfire between militants and Army in 1990s and with his death claimed our family lost a third person in Kashmir turmoil.

His legacy is vast. I don't know how I will be able to keep up with his expectations and magnanimity. He had always wanted me to become a man like his father, Syed Rafiuddin Bukhari, pious and generous. Kashmir's English journalism has produced many great reporters and editors, few heroes, but no martyrs. Now it has produced both. He always stood for unbiased journalism and never took sides of even his brother, who is in politics.

Every one of his products had an emotional connection with him and saw him as a stamp of authority. May be, that is why he was loved by everyone. It is not surprising that in less than 10 years, Rising Kashmir became one of the most prominent and loved newspaper of Jammu Kashmir. Had Almighty wanted, he could have lifted his soul when he suffered a stroke two years ago. However, the Almighty had saved the most auspicious day of Ramadan, Jumatul Vida for him.

He was not fit for this cruel world. God wants pious people like him there. May Allah grant him the highest place in Jannah. May he be bestowed with the choicest blessings of Jannah.

(Tamheed Shujaat Bukhari is a Class 10 student of The Kashmir Valley School. This piece was originally published in 'Rising Kashmir', the English daily that was

Tributes to Shujaat Bukhari By Hakim Suhail Abbas

The assassination of Shujaat Bukhari is highly condemnable and extremely heartfelt incident. His death is a great loss for the valley of Kashmir in common and actually a huge loss to the pure Journalism.He was a true supporter of Kashmir Nation and struggle and advocated as well as propagated for K-issue by means of his print-media sources.Shujaat Bukhari was a Srinagar-based scribe and Editor-in-Chief of Rising Kashmir, a Srinagar-based local daily newspaper. He was earlier the Bureau Chief of "The Hindu".

Condolence:As per my personal views if we go through different media houses in Kashmir " Rising Kashmir " has played a vital role in journalism by working as per standard, away from being the puppet of any ideology , agency or group such protocol can be made only after the head of a Media house will be an intellectual free from errors(Not baised) and Syed Sujhaat Bukhari was one among the person who provided a real space to Journalism through his write-ups .After going through the life history of this great personality, individual can only say that the person who supports the truth and rejects the falsehood are ever haunted by the devils.

Struggle for Truth:

1. A report in freepresskashmir.com mentioned that on July 8, 1996, government-backed militant group Ikhwan abducted 19 local journalists in Anantnag district and held them as hostages for at least seven hours. Bukhari was among hose abducted.

2. Reporters Without Borders, an international NGO that promotes freedom off press, had once told ifex.org that in 2006, as Bukhari left his office (then The Indian Express) in Srinagar, he was abducted by two men who drove him several kilometres away from the city. However, when one of them tried to shoot the journalist, the gun jammed and Bukhari managed to escape. Bukhari later told Reporters Without Borders that the instigators and perpetrators of this kind of attack are rarely caught in Kashmir.

3. Unfortunately on 14th of June 2018 devils got successful in terminating the person who was on the way to unveil impure intentions of the agencies who are behind every Killings and Bloodshed in Kashmir valley.

Allah says in Quran "Whoever kills a person [unjustly] it is as though he has killed all mankind. And whoever saves a life, it is as though he had saved all mankind." (Qur'an, 5:32)"

May Almighty Allah Grant peace to the Noble Soul hereafter.

E-mail:Suhailkashmiri1435@gmail.com

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

Vol:04 | Issue:26 | Pages:16 | 25th June 2018 to 1st July 2018 | Rs.5/-

Want to Write for Wilayat Times?

Drop your articles and stories at

editorwilayattimes@gmail.com; www.wilayattimes.com

Share and Stay Connected with us @

APM: NC favours dissolving of Assembly; PDP-BJP silent;Governor want peace first.

Srinagar: The National Conference along with other parties urged Jammu and Kashmir Governor N N Vohra to take some confidence building measures besides carrying out a crackdown on corruption and cleaning the governance system.

The governor, who had called an all-party meet to seek opinion of political representatives on the governance of the state, was apprised of their views by representatives of all political parties in the state.

The National Conference and other parties including Panthers Party also favoured an immediate dissolution of the state assembly and to make atmosphere conducive for holding an early elections in the state, which has been placed under governor's rule earlier this week.

According to political sources, the former chief minister and vice president of National Conference Omar Abdullah urged upon the governor to take some confidence building measures and also ensure that there was zero-tolerance towards the human rights violations.

Abdullah hoped to see an improvement in governance as the administration had come in hands of the governor.

"Since no political party has the numbers to form the government and no combination of political parties has staked claim for government formation, there is no option but to dissolve the assembly in order to prevent horse-trading and other such corrupt practices," Harsh Dev Singh of Panthers Party told reporters here.

He said his party and the NC demanded the dissolution of the assembly and holding of fresh elections at the all-party meeting.

"While PDP representative Dilawar Mir favoured continuation of the assembly and allowing the MLAs to work, the BJP remained silent on the issue," he said.Singh said it was only the political leadership which can resolve the issues as they were connected to the masses.

Jammu and Kashmir Pradesh Congress Committee (JKPCC) president G A Mir said his party took the stand that there was misrule during the last three years of the PDP-BJP government and appointments were made by the government while merit was ignored which led to injustice among the youth.He said the JKPCC also called for change in the administration so that officials are accessible to the common masses.

G A Mir said while Congress favoured fresh polls, the party left the decision to the governor about the fate of assembly which is in suspended animation.

Democratic Nationalist Party chief G H Mir said the main aim of the all-party meeting was to find ways to improve the situation in the state and all political parties gave inputs on how to do it.

"The governor sought cooperation of the political parties in improving the situation. The main concern was that the impression of governor's rule being harsh needed to be countered and all the political parties gave their suggestions on how to counter it," he said.

Vohra had yesterday called the meeting of all party heads, including the heads of the state units of the national parties in Jammu and Kashmir, to discuss the situation in the state arising out of the implementation of the governor's rule after Mehbooba Mufti resigned following pull out of the BJP from the ruling coalition.While National Conference (NC) vice-president Omar Abdullah represented his party, PDP was represented by its general secretary Dilawar Mir.

Mehbooba Mufti met Vohra earlier in the day on Friday.Advisors to Governor, B.B. Vyas and K. Vijay Kumar, Chief Secretary, B.V.R Subrahmanyam, Principal Secretary to Governor, Umang Narula, Principal Secretary, Planning & Development, Rohit Kansal were also present in the meeting.

SAVE PRECIOUS LIFE

The 12 years old girl namely Syeda Fatima D/O Syed Hussain R/O Sumbal Bandipora is suffering from chronic liver disease. Considering the stage of illness liver transplantation is an ideal treatment for this disease.The girl is presently admitted at Apollo Hospital New Delhi (India). However the family can't afford the expenditure of the treatment and cost is nearly Rs.20 lacs. Kindly help and pray for her to save the precious life.

A/C no:0089040100148531

Name: Fatima Syed; Bank Name: J&K Bank;Branch:Sumbal Bandipora

A 10 years old boy Mujtaba Ali from Noori Pora Magam District Baramulla Kashmir is suffering from a kind of tumour and is undergoing treatment at Max Super Speciality Hospital Phase 6 Chandigarh.He belongs to poor family and cost of treatment is nearly Rs.15 lacs which is beyond the reach for his family .Kindly help and pray for him to save the precious life.

Account No:0090040100090603;

IFSC Code:JAKA0MAGGAM

M.No:+91-7780926423;+91-7889890651